بسم اللہ الرحمن الرحیم

إنَّ الْحَمْدَ لِلّهِ، نَحْمَدُهُ وَنَسْتَعِينُهُ وَنَسْتَغْفِرُهُ، وَنَعُوذُ بِاللهِ مِنْ شُرُورِ أَنْفُسِنَا وَمِنْ سَيِّئَاتِ أَعْمَالِنَا مَنْ يَهْدِهِ اللهُ فَلَا مُضِلَّ لَهُ، وَمَنْ يُضْلِلْ فَلَا هَادِيَ لَهُ، وَأَشْهَدُ أَنْ لَا إِلَهَ إِلَّا اللهُ وَحْدَهُ لَا شَرِيكَ لَهُ، وَأَشْهَدُأَنَّ مُحَمَّدًاعَبْدُهُ وَرَسُوْلُهُ صلى الله عليه وعلى آله وصحبه وسلّم تسليماً كثيرا، أَمَّابَعْدُ:

01:اولیاءاللہ کون ہیں،ولی اور ولایت کا صحیح مفہوم

اہل سنت والجماعت کا عقیدہ قرآن اور سنت کی روشنی میں سلف صالحین کی سمجھ کے مطابق۔

پچھلے دروس میں ہم نے تین اصولوں پر بات کی ہے عقیدے کے اصول میں سے:

1-پہلا اصل تھا پہلا اصول تھا ارکان ایمان،اور ارکان ایمان کے متعلق تفصیل سے بات کی الحمدللہ۔

2-دوسرا اصل تھا ایمان کے متعلق بعض احکام اور مسائل؛ایمان کیا ہوتا ہے،ایمان اور اسلام میں کا فرق ہے،کفر کیا ہوتا ہے، اور اس کے جو مختلف احکام اور مسائل ہیں اُن پر تفصیل سے بات کی۔

3-تیسرا اصل بیان کیا تھا صحابہ کرام کے متعلق اہل سنت والجماعت کا عقیدہ اور اس پر بھی اللہ تعالیٰ کے فضل و کرم سے تفصیل سے بات کی الحمدللہ۔

4-چوتھا اصل جو میں نے آج بیان کرنا تھا وہ ہے حکمران کی فرمانبرداری نیکی کے اُمور میں۔

اہل سنت والجماعت کے علماء جب عقائد کو بیان کرتے ہیں تو اُن عقائد میں اصول بیان کرتے ہیں اور اُن اصولوں میں اس اصل پر بھی بات ضرور کرتے ہیں ورنہ عقیدہ نامکمل سمجھا جاتا ہے۔

حکمران وقت کی فرمانبرداری کے متعلق جو اُمور ہیں جو اہم مسائل ہیں جو اہم عقائد ہیں ان پر بھی میں نے تفصیل سے بات کی ہے (الحمدللہ اللہ تعالیٰ کے فضل و کرم سے)اور بعض غلط فہمیوں کا بھی ازالہ کیا ہے،تو بھائیوں سے اور حاضرین اور سامعین سے یہ گزارش ہے کہ جہاد کے دروس میں اس موضوع پر میں نے بات کی تھی اب دوبارہ دہرانے کی میں ضرورت نہیں سمجھتا ہوں کہ اس درس کو دوبارہ دہرایا جائے تو آپ اُس درس کو سماعت فرمائیں اگر کوئی مشکل پیش آجائے تو آپ سوال لکھ کر آجائیں اس کا جواب دیں گے ان شاءاللہ۔

اور میں بھائیوں سے گزارش کرتا ہوں جنہوں نے ریکارڈنگ کا ذمہ لیا ہوا ہے اللہ تعالیٰ ان کو جزائے خیر دے کہ اگلے درس میں ان شاءاللہ آپ کو سی ڈی دے دی جائے گی اس میں اس اصل کے متعلق جو اہم مسائل ہیں جن پر میں نے بات کی ہے وہ آپ کو

دے دیں گے آپ اچھی طرح سنیں سمجھیں اگر کوئی چیز سمجھ میں نہ آئے تو آپ سوال لکھ کر آئیں ان شاءاللہ، اللہ تعالیٰ کے فضل وکرم سے اس کا جواب دیں گے دلیل کے ساتھ۔

5- پانچواں اصل تکفیر کے متعلق اہل سنت والجماعت کے علماء کا موقف اور عقیدہ کیا ہے اس موضوع پر بھی اللہ تعالیٰ کے فضل و کرم سے تفصیل سے بات ہوئی ہے ایک مرتبہ سے زیادہ۔ تکفیر کا مطلب کیا ہے، تکفیر کے ضوابط کیا ہیں، شروط کیا ہیں، اور بعض غلط فہمیوں کا بھی ازالہ کیا گیا ہے تو بھائیوں اور بہنوں سے حاضرین اور سامعین سے پھر میں گزارش کروں گا کہ اس سی ڈی کو سماعت فرمائیں اور اگر کوئی مشکل پیش آجائے تو آپ سوال کی شکل میں لکھ لیں تو ان شاءاللہ اس کا جواب دیا جائے گا۔

6- چھٹا اصل عقیدے کا الولاء والبراء کے متعلق اہل سنت والجماعت کا عقیدہ۔

دوستی اور دشمنی کے متعلق اہل سنت والجماعت کا عقیدہ کیا ہے یا موقف کیا ہے اس پر بھی اللہ تعالیٰ کے فضل وکرم سے تفصیل سے بات ہوئی ہے (الحمد للہ) ہمارا وقت بچ گیا ہے اللہ کا شکر ہے، بار بار اسی بات کو دہرانا ایک تو وقت بھی ضائع ہوتا ہے اور پھر ایک ہی بات بار بار سننے سے مزا بھی نہیں آتا کہ ایک ہی بات بار بار کہی جا رہی ہے کیونکہ ایک مرتبہ سے زیادہ ان اُمور پر بات کر چکے ہیں۔

تو میری یہی گزارش ہے کہ آپ یہ جو چوتھا، پانچواں اور چھٹا اصل ہے یہ تینوں اصول جو ہیں عقیدے کے ان پر بات ہو چکی ہے آپ ان سب کو سماعت فرمائیں اور اگر کوئی چیز مشکل آپ کو لگے تو آپ سوال کرنے کے لیے بے شک بالکل کوئی جھجھک نہ رکھیں جیسے مجھے بات کرنے کا حق ہے ویسے ہی آپ کا سوال کرنے کا حق ہے آپ سوال کریں کیونکہ یہ ایسے مسائل ہیں جن میں بہت ساری غلط فہمیاں ہیں۔

دوستی اور دشمنی کا معیار کیا ہے؟ کافر سے ہمارا کیا تعلق ہونا چاہیے؟ کیا سارے کافر واجب القتل ہیں؟ کیا کافر سے ہم مدد حاصل کر سکتے ہیں یا نہیں کر سکتے؟ کیا کافر کو ہم نوکری دے سکتے ہیں یا نہیں دے سکتے؟ کیا جزیرۂ عرب میں کافر آچکے ہیں ان کو کیسے نکالیں؟ کون نکالے گا؟ ان کا یہاں پر رہنے کا حکم کیا ہے؟ آخر تک جتنی بھی یہ غلط فہمیاں ہیں ان پر میں ویسے بات کر چکا ہوں لیکن پھر بھی اگر کوئی غلط فہمی ہے لیکن ایک گزارش ہے کہ آپ سنیں ضرور کیونکہ اگر آپ سنیں گے نہیں تو پھر دوبارہ وقت ضائع ہوگا، آپ ایک دفعہ سن لیں اگر پھر بھی کوئی غلط فہمی رہتی ہے یا کوئی چیز آپ کو سمجھ میں نہیں آتی تو آپ بے شک پوچھیں۔

(اور میں اللہ تعالیٰ سے دعا کرتا ہوں اللہ تعالیٰ مجھے توفیق دے کہ میں آپ کے سوالوں کا صحیح جواب دے سکوں)۔

7- ساتواں اصل؛ آج کے درس کا آغاز اس ساتویں اصل سے کرتے ہیں:

"اہل سنت والجماعت کا عقیدہ کرامات اولیاء کے متعلق"

کرامات اولیاء سے پہلے میں مناسب سمجھتا ہوں کہ :

(۱)اولیاء کون ہیں؟ (۲)ولایت کیا ہوتی ہے؟ (۳)اس کا صحیح مفہوم کیا ہے غلط مفہوم کیا ہے؟

(۴)اور وہ کون سے گروہ ہیں جنہوں نے ولایت کا غلط مفہوم لیا اور اس غلط عقیدے کی بنیاد پر اُن سے کیا غلطیاں ہوئیں؟

اس کے بعد پھر ہم بات کریں گے کرامات کے متعلق:

(۱) معجزہ کیا ہوتا ہے؟(۲) کرامت کیا ہوتی ہے؟(۳) کرامت کی حقیقت کیا ہے؟(۴) کرامت کا صحیح مفہوم غلط مفہوم کیا ہے؟

(۵) کرامت اور معجزے میں کیا فرق ہے؟ (۶) کرامت اور شعبدہ بازی میں کیا فرق ہے؟ (۷) کرامت کی شرطیں کیا ہیں؟

اور پھر کرامات کے متعلق اہل سنت والجماعت کا عقیدہ یا موقف کیا ہے میں بیان کروں گا۔

تو آیئے دیکھتے ہیں اس موضوع کے متعلق جو پہلا نکتہ ہے:

اولیاءاللہ کون ہیں؟اللہ تعالیٰ کا ولی کون ہے؟ولی کی تعریف کیا ہے؟ولی کسے کہتے ہیں؟ولایت کا صحیح مفہوم کیا ہے؟

میں اس کے متعلق ایک قرآن مجید کی آیت اور ایک حدیث بیان کرتا ہوں اور سب مل کر یہ سمجھنے کی کوشش کرتے ہیں کے ولی ہوتا کون ہے،اور پھر ہم تولیں گے اس مفہوم کے مطابق ولایت کا جو غلط مفہوم ہے جو بعض لوگوں کے نزدیک آج بھی موجود ہے بلکہ اُن کے دلوں میں ایک عقیدہ بن چکا ہے جس کو وہ چھوڑ نہیں سکتے یا نظر ثانی بھی نہیں کر سکتے،ارشاد باری تعالیٰ ہے:

اَعُوْذُ بِاللّٰهِ مِنَ الشَّيْطَانِ الرَّجِيمِ

﴿اَلَاۤ اِنَّ اَوْلِيَآءَ اللّٰهِ لَا خَوْفٌ عَلَيْهِمْ وَلَا هُمْ يَحْزَنُوْنَ ﴿۶۲﴾ الَّذِيْنَ اٰمَنُوْا وَكَانُوْا يَتَّقُوْنَ ﴿۶۳﴾﴾(یونس:62-63)

(اللہ تعالیٰ فرماتے ہیں: بے شک اللہ تعالیٰ کے دوستوں پر نہ کوئی اندیشہ ہے اور نہ وہ غمگیں ہوتے ہیں،وہ وہ ہیں جو ایمان لائے اور برائیوں سے پرہیز کرتے ہیں)

اور صحیح حدیث میں سیدنا ابوہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ بیان کرتے ہیں کہ پیارے پیغمبر صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا:"إِنَّ اللهَ تَعَالَى قَالَ"(اللہ تعالیٰ فرماتے ہیں یعنی حدیث قدسی میں)"مَنْ عَادَى لِي وَلِيًّا فَقَدْ آذَنْتُهُ بِالْحَرْبِ وَمَا تَقَرَّبَ إِلَيَّ عَبْدِي بِشَيْءٍ أَحَبَّ إِلَيَّ مِمَّا افْتَرَضْتُ عَلَيْهِ وَمَا يَزَالُ عَبْدِي يَتَقَرَّبُ إِلَيَّ بِالنَّوَافِلِ حَتَّى أُحِبَّهُ فَإِذَا أَحْبَبْتُهُ كُنْتُ سَمْعَهُ الَّذِي يَسْمَعُ بِهِ وَبَصَرَهُ الَّذِي يُبْصِرُ بِهِ وَيَدَهُ الَّتِي يَبْطِشُ بِهَا وَرِجْلَهُ الَّتِي يَمْشِي بِهَا وَإِنْ سَأَلَنِي لَأُعْطِيَنَّهُ وَلَئِنِ اسْتَعَاذَنِي لَأُعِيذَنَّهُ":(صحیح بخاری : 6502)۔

سیدنا ابوہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ بیان کرتے ہیں کہ پیارے پیغمبر صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم فرماتے ہیں اللہ تعالیٰ فرماتے ہیں حدیث قدسی میں: جس نے میرے ولی یعنی دوست سے دشمنی اختیار کی تو اس کے خلاف میرا اعلان جنگ ہے،اگر میرا بندہ میرا اقرب

حاصل کرنا چاہے تو فرائض کی ادائیگی سے زیادہ کوئی ذریعہ محبوب نہیں ہے، اور فرائض کی ادائیگی کے بعد اگر میرا بندہ نوافل کے ذریعے سے میرا قرب حاصل کرے تو آخر کار میں اُس سے محبت کرنے لگتا ہوں اور جب میں اس سے محبت کرتا ہوں تو میں اس کی قوت سامعہ بن جاتا ہوں جس سے وہ سنتا ہے، میں اس کی بینائی بن جاتا ہوں جس سے وہ دیکھتا ہے، اور اس کا ہاتھ بن جاتا ہوں جس سے وہ پکڑتا ہے، اور اس کا وہ پاؤں بن جاتا ہوں جس سے وہ چلتا ہے، اور اگر مجھ سے سوال کرے تو اسے ضرور عطا کرتا ہوں اور اگر مجھ سے پناہ مانگے تو اسے ضرور پناہ دیتا ہوں۔

دو آیتیں ہیں سورۃ یونس میں سے آیت نمبر 62 اور 63، اور ایک حدیث ہے صحیح بخاری کی روایت میں سے، پہلے میں آیت کے متعلق بات کروں گا پھر حدیث کے متعلق بات کرتے ہیں، جو اہم فوائد ہیں جو اہم پیغامات ہیں ان کو ہم سمجھیں گے تو پھر ہمارے سامنے خلاصہ نظر آئے گا کہ ولی کون ہے۔

عام لفظوں میں آپ لوگ پریشان نہ ہوں ولی کا مطلب ہے دوست، فلاں فلاں کا ولی ہے یعنی فلاں فلاں کا دوست ہے، فلاں اللہ کا ولی ہے یعنی فلاں اللہ کا دوست ہے؛ ایسا ہی ہے؟ واضح الفاظ میں۔

ولی عام لفظوں میں دوست کو کہا جاتا ہے لیکن جب اللہ تعالیٰ کے متعلق بات کی جاتی ہے تو پھر یہ دوستی کوئی اور رُخ اختیار کر لیتی ہے اس کا درجہ اور ہوتا ہے، مخلوق کے ساتھ دوستی رکھنے کی بات ہے اور خالق کا دوست بننے میں جو انسان کی قدر و قیمت میں بلندی ہوتی ہے وہ مخلوق کے ساتھ دوستی میں کبھی حاصل نہیں ہو سکتی لیکن یہ ولی ہوتا کون ہے، اللہ تعالیٰ کے ولی کا دعویٰ تو بہت لوگ کرتے ہیں لیکن اس کی حقیقت کیا ہے تو آیئے دیکھتے ہیں۔

قرآن مجید کی آیت میں اللہ تعالیٰ کیا فرماتا ہے؟ اللہ تعالیٰ فرماتے ہیں: ﴿اَلَآ اِنَّ اَوْلِيَآءَ اللّٰهِ﴾: کہ بے شک اللہ تعالیٰ کے ولی اللہ تعالیٰ کے دوست۔

پھر ان کی دو نشانیاں بیان کی ہیں: ﴿لَا خَوْفٌ عَلَيْهِمْ وَلَا هُمْ يَحْزَنُوْنَ﴾: اُن پر نہ کوئی ڈر ہے نہ وہ غمزدہ ہوتے ہیں۔

لیکن یہ ہیں کون؟ وصف تو بیان کر دیا کہ اللہ تعالیٰ انہیں ایسا درجہ عطا فرماتا ہے اور اُن کی ایسی حالت ہوتی ہے اس دنیا میں وہ چلتے پھرتے ہیں لیکن وہ غمگیں نہیں ہوتے، اُن پر نہ کوئی ڈر ہے نہ وہ غمگیں ہوتے ہیں (سبحان اللہ)؛ یہ ہیں کون؟ ﴿الَّذِيْنَ اٰمَنُوْا وَكَانُوْا يَتَّقُوْنَ﴾: یہ وہ لوگ ہیں جو ایمان لے آئے ہیں اور تقویٰ اختیار کرتے ہیں اس آیت کریمہ میں جو اہم پیغام ہے:

1- اللہ تعالیٰ کے اولیاء کا ثبوت کہ اللہ تعالیٰ کے ولی بھی ہوتے ہیں؛ "اولیاءاللہ" اللہ تعالیٰ کے ولی ہوتے ہیں اس کا اقرار اور اس کا ثبوت کیا ہے کہ اللہ تعالیٰ کے ولی ہوتے ہیں، دوسرے لفظوں میں یعنی کچھ لوگ اللہ تعالیٰ کے دوست ہوتے ہیں۔

2-اللہ تعالیٰ کا ولی ہر مومن متقی ہے؛اسے یاد رکھیں آسان جملہ ہے کہ اللہ تعالیٰ کا ولی ہر مومن متقی لیکن سوال یہ ہے کہ مومن کون ہے اور متقی کون ہے؟ **مومن کون ہے اللہ تعالیٰ فرماتے ہیں:**

﴿قَدۡ اَفۡلَحَ الۡمُؤۡمِنُوۡنَ ۙ﴿۱﴾ الَّذِیۡنَ هُمۡ فِیۡ صَلَاتِهِمۡ خٰشِعُوۡنَ ۙ﴿۲﴾ وَ الَّذِیۡنَ هُمۡ عَنِ اللَّغۡوِ مُعۡرِضُوۡنَ ﴿۳﴾ وَ الَّذِیۡنَ هُمۡ لِلزَّکٰوۃِ فٰعِلُوۡنَ ﴿۴﴾ وَ الَّذِیۡنَ هُمۡ لِفُرُوۡجِهِمۡ حٰفِظُوۡنَ ﴿۵﴾ اِلَّا عَلٰۤی اَزۡوَاجِهِمۡ اَوۡ مَا مَلَکَتۡ اَیۡمَانُهُمۡ فَاِنَّهُمۡ غَیۡرُ مَلُوۡمِیۡنَ ۚ﴿۶﴾﴾ آخر تک (المؤمنون:1-6)

سورۃ المؤمنون پوری سورۃ ہے اس سورۃ کا آغاز ایک جملے سے ہوا:

﴿قَدۡ اَفۡلَحَ الۡمُؤۡمِنُوۡنَ ۙ﴿۱﴾﴾ (تحقیق مومنوں نے فلاح پالی)۔

ہم زندگی ساری گزارتے ہیں فلاح پانے کے لیے اللہ تعالیٰ یہاں پر فرمارہے ہیں کہ مومنوں نے فلاح پالی ہے کامیاب ہو چکے ہیں کامیابی حاصل کرلی ہے لیکن مومن کون ہیں؟﴿الَّذِیۡنَ﴾: ﴿الَّذِیۡنَ﴾ اسم موصول ہے اور عموم کے لیے استعمال ہوتا ہے کہ ہر وہ شخص (یاد رکھیں مومن ہر وہ شخص ہے اور "ہر وہ" میری طرف سے نہیں ہے اللہ تعالیٰ کا فرمان ہے)؛﴿قَدۡ اَفۡلَحَ الۡمُؤۡمِنُوۡنَ ۙ﴿۱﴾ الَّذِیۡنَ﴾: ہر وہ شخص وہ لوگ کیا کرتے ہیں؟

(۱)﴿الَّذِیۡنَ هُمۡ فِیۡ صَلَاتِهِمۡ خٰشِعُوۡنَ ۙ﴿۲﴾﴾: نمازی ہیں نماز پڑھتے ہیں اور کیسے نماز پڑھتے ہیں؟ خشوع وخضوع کے ساتھ، یہ مومن کی صفات ہیں۔

یعنی جو شخص نماز پڑھتا ہے خشوع وخضوع کے ساتھ وہ مومن ہے کہ نہیں؟ مومن ہے گواہی اللہ تعالیٰ فرمارہے ہیں۔

(۲)﴿وَ الَّذِیۡنَ هُمۡ عَنِ اللَّغۡوِ مُعۡرِضُوۡنَ ﴿۳﴾﴾: لغو سے بیہودہ باتوں سے اعراض کرکے چلتے ہیں، نہ سنتے ہیں نہ کہتے ہیں اُن کے پاس وقت ہی نہیں کہ وہ ضائع کریں یہ ایمان کی نشانی ہے۔

(۳)﴿وَ الَّذِیۡنَ هُمۡ لِلزَّکٰوۃِ فٰعِلُوۡنَ ﴿۴﴾﴾: وہ زکوۃ بھی دیتے ہیں۔

دیکھیں﴿یُؤۡتُوۡنَ الزَّکٰوۃَ﴾ نہیں،﴿فٰعِلُوۡنَ﴾: آپ جانتے ہیں زکوۃ کا فعل کیا ہوتا ہے؟ زکوۃ کو ادا کرنا بار بار فعل ہے اور سمجھ کے ساتھ کہ زکوۃ ہوتی کیا ہے، کتنی دینی ہے، کس کو دینی ہے، کب دینی ہے، اُن کو پتہ ہے زکوۃ بھی دیتے ہیں۔

زکوۃ بھی دیتے ہیں، نماز بھی پڑھتے ہیں، لغو سے بھی کنارہ کشی کرتے ہیں۔

(۴)﴿وَ الَّذِیۡنَ هُمۡ لِفُرُوۡجِهِمۡ حٰفِظُوۡنَ ﴿۵﴾﴾: ایک اور وصف ہے مومنوں کا کہ اپنی شرمگاہوں کی حفاظت کرتے ہیں (مرد ہو یا عورت ہو سب کے لیے ہے)۔ حفاظت کس چیز سے کرتے ہیں؟ بدکاری سے زناکاری سے۔

﴿إِلَّا عَلَىٰٓ أَزۡوَٰجِهِمۡ﴾ (سوائے اپنی بیویوں پر) ﴿أَوۡ مَا مَلَكَتۡ أَيۡمَٰنُهُمۡ﴾ (اور سوائے اپنی لونڈیوں پر)

﴿فَإِنَّهُمۡ غَيۡرُ مَلُومِينَ ۝٦﴾ (پھر اُن پر کوئی ملامت نہیں)۔ کیونکہ اللہ تعالیٰ نے اُن کو پیدا کیا ہے یہ ان کا حق ہے تو اس میں کوئی اُن کو ملامت نہیں ہے۔

﴿فَمَنِ ٱبۡتَغَىٰ وَرَآءَ ذَٰلِكَ﴾ (بس جو شخص ان دونوں راستوں کے علاوہ کوئی اور راستہ اختیار کرتا ہے)

﴿فَأُوْلَٰٓئِكَ هُمُ ٱلۡعَادُونَ ۝٧﴾ (وہی لوگ ہیں جو حد سے گزرنے والے ہیں) (المؤمنون:7)۔ **یہ مومن ہیں۔**

متقی کون ہے؟ یہ تو جان لیا کہ مومن یہ ہیں متقی کون ہیں اللہ تعالیٰ فرماتے ہیں:

أَعُوذُ بِاللّٰهِ مِنَ الشَّيْطَانِ الرَّجِيمِ　　　بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيمِ

﴿الٓمٓ ۝١ ذَٰلِكَ ٱلۡكِتَٰبُ لَا رَيۡبَۛ فِيهِۛ هُدٗى لِّلۡمُتَّقِينَ ۝٢﴾ (البقرة:1-2)

﴿الٓمٓ﴾: یہ ایسے حروف ہیں حروف مقطعۃ کہا جاتا ہے جن کا معنی کیا ہے اللہ تعالیٰ بہتر جانتا ہے ہم نہیں جانتے۔

معنی کوئی ہے؟ معنی کوئی ہوگا ہم نہیں جانتے اللہ أعلم، یہ اللہ تعالیٰ کی حکمت ہے اللہ تعالیٰ پیغام دے رہے ہیں ہر انسان کو جو قرآن مجید کو سنتا ہے چاہے مومن ہو یا کافر ہو کہ یہ قرآن مجید جو آپ سُننے جا رہے ہیں یہ عربی زبان میں اُتارا گیا ہے، اس کے حروف وہی ہیں جو عام عربی میں بولے جاتے ہیں (الف ہے، لام ہے، میم ہے الفابیٹ (Alphabet) ہے وہی، وہی حروف ہیں) کوئی نئی چیز تمہارے لیے نہیں ہے، اے عربیو! تم آنکھیں کھولو یہ کوئی جادو نہیں ہے یہ کوئی دوسرے الفاظ نہیں ہیں یہ وہی حروف اور الفاظ ہیں جو تم سمجھتے ہو۔

﴿ذَٰلِكَ ٱلۡكِتَٰبُ﴾ (وہ کتاب)۔ جب یہ آیت نازل ہوئی تو یہ کتاب موجود تھی؟ کوئی کتاب موجود نہیں تھی۔

تو اللہ تعالیٰ فرما رہے ہیں ﴿ذَٰلِكَ﴾ اسم اشارہ ہے دور کے لیے کہ ابھی کتاب موجود نہیں ہے ابھی دور ہے کتاب قریب آنے والی ہے یعنی کتابی شکل میں قرآن ہوگا؛ ہوا کہ نہ ہوا؟ آج موجود ہے کتابی شکل میں۔

﴿لَا رَيۡبَۛ فِيهِۛ﴾ (اس میں کوئی شک وشبہ نہیں ہے)۔

اور یہ کتاب جو اللہ تعالیٰ کی وحی ہے جو عربی زبان میں لکھی گئی ہے جو بالکل واضح ہے جس کے واضح الفاظ ہیں، عربی زبان کے حروف میں لکھا گیا ہے اس میں کوئی شک وشبہ نہیں ہے یہ کتاب ایک خاص مقصد کے لیے اتاری گئی ہے۔

﴿هُدٗى لِّلۡمُتَّقِينَ﴾ (یہ کتاب ہدایت ہے)؛ یہ کتاب ہدایت ہے لیکن صرف ایک گروہ کے لیے دوسرے کے لیے نہیں ہے کس کے لیے ہدایت ہے؟ "متقین" متقی لوگوں کے لیے۔

اس لیے جو متقی نہیں ہے اگر وہ نہیں سمجھتا تو پھر اس کا قصور ہے قرآن مجید میں تو واضح ہے: ﴿ الٓمّٓ ﴾ واضح ہے،اور ﴿ ذٰلِكَ ﴾ ہو گا ہر اُس شخص کے لیے جو متقی نہیں ہے دور ہو گا، قریب اس کے لیے ہو گا جو ہدایت حاصل کرنا چاہتا ہے اور ہدایت وہی حاصل کرتا ہے جو متقی ہو؛ واضح بات ہے؟ ﴿هُدًى لِّلْمُتَّقِيْنَ﴾۔

دیکھیں جب ہم سورۃ الفاتحہ پڑھتے ہیں اللہ تعالیٰ سے کیا دعا کرتے ہیں؟ ﴿اِھْدِنَا الصِّرَاطَ الْمُسْتَقِيْمَ ۝﴾(الفاتحہ:5): اللہ تعالیٰ نے اس دعا کو قبول کیا یا نہ کیا؟ قبول کیا۔ کیسے قبول کیا؟ سارے کا سارا قرآن مجید اللہ تعالیٰ نے نازل فرما دیا کہ اے دعا کرنے والے! صراط مستقیم کی دعا کرنے والے! کہ تمہیں ہدایت ملے صراط مستقیم کی طرف تو یہ پورے کا پورا قرآن میں نازل کر رہا ہوں یہ تمہاری ہدایت کا راستہ ہے۔

لیکن ہدایت کا راستہ کس کے لیے ہے؟ متقین کے لیے؛ تو سمجھو متقین ہوتے کون ہیں۔

(۱) متقی ہوتا کون ہے؟ ہمیں کسی دوسری کتاب کی طرف اللہ تعالیٰ نے نہیں بھیجا نہ کسی عالم کے حوالے کیا خود اللہ تعالیٰ نے فرمایا: ﴿هُدًى لِّلْمُتَّقِيْنَ ۝ الَّذِيْنَ يُؤْمِنُوْنَ بِالْغَيْبِ﴾: سب سے پہلی صفت متقین کی کہ وہ غیب پر ایمان لے کر آتے ہیں اُن کا عقیدہ درست ہے۔ عقائد کے جو اُمور میں بیان کر رہا ہوں یا کر چکا ہوں پہلے ارکان ایمان کا تعلق غیب سے ہے یا اُن چیزوں سے جو ہم اپنی آنکھوں سے دیکھتے ہیں کیا خیال ہے؟ اللہ تعالیٰ پر ایمان کسی نے اللہ کو دیکھا ہے؟ فرشتوں پر ایمان کسی نے فرشتوں کو دیکھا ہے؟ رسولوں پر ایمان کسی نے رسول کو دیکھا ہے؟ اور جنہوں نے دیکھا ہے اُس رسول کو دیکھا ہے جو اُن کے وقت میں موجود تھا اور جو باقی پہلے گزرے تھے اُن کو نہیں دیکھا، آج ہمارے لیے اور تا قیامت یہ دین رہے گا ہمارے لیے غیب ہے۔

کتابیں اللہ تعالیٰ کی وحی، اُن کے احکامات، آخرت پر ایمان، آخرت کے مسائل، حوض کوثر کا ذکر ہے، پل صراط کا ذکر ہے، جنت کا ذکر ہے، دوزخ کا ذکر ہے، یہ سارے کے سارے کیا ہیں؟ غیبیات ہیں۔

تقدیر کسی نے دیکھی ہے؟ کسی کو پتہ ہے تقدیر میں اس کے ساتھ کیا ہونے والا ہے؟ مغیبات ہیں۔

تو سب سے پہلی صفت کیا ہے متقی کی؟ ﴿الَّذِيْنَ يُؤْمِنُوْنَ بِالْغَيْبِ﴾؛ عقیدہ اُن کا سب سے درست ہے بہترین عقیدہ ہے۔

(۲) ﴿وَ يُقِيْمُوْنَ الصَّلٰوةَ﴾ (اور نماز قائم کرتے ہیں)۔

(۳) ﴿وَ مِمَّا رَزَقْنٰهُمْ يُنْفِقُوْنَ﴾ (اور جو رزق ہم نے انہیں عطا فرمایا ہے اسی میں سے وہ نفقہ کرتے ہیں (آگے دیتے ہیں صدقات اور خیرات دیتے ہیں))۔ ابھی کس کی صفات جاری ہیں؟ مومنوں کی صفات جاری ہیں۔ ابھی کتنے ہو گئے؟ (۱) ایمان بالغیب، عقیدہ اچھا ہے۔ (۲) نمازی ہیں۔ (۳) زکوۃ دیتے ہیں، صدقات اور خیرات دیتے ہیں۔

(۴)﴿وَ الَّذِيْنَ يُؤْمِنُوْنَ بِمَآ اُنْزِلَ اِلَيْكَ وَمَآ اُنْزِلَ مِنْ قَبْلِكَ ۚ وَبِالْاٰخِرَةِ هُمْ يُوْقِنُوْنَ ۝۴﴾(وہ ہر چیز پر ایمان لے کر آتے ہیں جو اللہ تعالیٰ سے نازل ہوئی ہے (آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم سے پہلے انبیاء پر جو کتابیں ہیں کتابوں پر ایمان اور جو آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم پر اُتری ہے وحی قرآن مجید کی صورت میں اور صحیح حدیث کی صورت میں)﴿وَبِالْاٰخِرَةِ هُمْ يُوْقِنُوْنَ﴾ (اور آخرت میں اُن کو ایمان ہے یقینی ایمان ہے)۔

عقیدے سے بات شروع ہوئی کہاں پر ختم ہو رہی ہے؟ عقیدے پر ہی ختم ہو رہی ہے اور نماز اور زکوۃ بیچ میں آ گئی ہے۔

﴿اُولٰٓئِكَ عَلٰى هُدًى مِّنْ رَّبِّهِمْ وَاُولٰٓئِكَ هُمُ الْمُفْلِحُوْنَ﴾۔

یہی کام کر لو میرے بھائیو! صرف یہی کام کر لو: عقیدے کی درستگی، نماز اور زکوۃ، اور دیگر اللہ تعالیٰ کے ارکان اسلام جو اللہ تعالیٰ نے بیان کیے ہیں۔

﴿اُولٰٓئِكَ عَلٰى هُدًى مِّنْ رَّبِّهِمْ ۚ وَاُولٰٓئِكَ هُمُ الْمُفْلِحُوْنَ ۝۵﴾((یہ گواہی اللہ تعالیٰ دے رہے ہیں) وہ ہدایت یافتہ ہیں اللہ تعالیٰ کی ہدایت اُن کو مل چکی ہے اور وہی فلاح پانے والے ہیں کامیاب ہو چکے ہیں)۔

اس پر غور کریں ذرا: ﴿الَّذِيْنَ﴾:

(۱) پہلی آیت سورۃ یونس کی ﴿الَّذِيْنَ اٰمَنُوْا وَكَانُوْا يَتَّقُوْنَ﴾: ﴿الَّذِيْنَ﴾ ہے اسم موصول۔

(۲) سورۃ المؤمنون میں ﴿الَّذِيْنَ هُمْ فِيْ صَلَاتِهِمْ خٰشِعُوْنَ﴾۔

(۳) اور سورۃ البقرۃ کی پہلی پانچ آیات میں ﴿الَّذِيْنَ يُؤْمِنُوْنَ بِالْغَيْبِ﴾۔

میرے بھائی کیا ولی مادر ذات ولی ہوتا ہے؟ خاص ہوتا ہے؟

اللہ تعالیٰ تین مرتبہ مختلف جگہوں پر ایک ہی پیغام دے رہے ہیں: ﴿الَّذِيْنَ اٰمَنُوْا وَكَانُوْا يَتَّقُوْنَ﴾: ہر وہ شخص جو مومن ہے اللہ تعالیٰ سے ڈرنے والا ہے مومن متقی ہے "ہر وہ شخص"۔

اور "ہر وہ" کیا صرف خاص گروہ کے لیے ہوتا ہے جو ماں کے پیٹ کے اندر ولی ہوتا ہے کیا یا ہر اس انسان کے لیے ہوتا ہے جو مکلف ہوتا ہے؟ بھئی مومن متقی کون ہوتا ہے غیر مکلف کبھی مومن متقی ہو سکتا ہے؟! مومن متقی وہ ہو سکتا ہے جو اللہ تعالیٰ سے ڈرنے والا ہو، اللہ تعالیٰ کے احکامات پر عمل کرنے والا ہے اور اللہ تعالیٰ کے احکامات پر عمل کرنے والا کون ہوتا ہے؟ مکلف ہی ہوتا ہے۔

تو شرعی دلائل اور عربی زبان کے قواعد کے مطابق اللہ تعالیٰ کا ولی ہر مومن متقی ہے۔

3-تیسرا فائدہ اس آیت کریمہ میں؛اللہ تعالیٰ کے ولی اللہ تعالیٰ کی طرف سے امن وامان میں ہوتے ہیں:

﴿لَا خَوْفٌ عَلَيْهِمْ وَلَا هُمْ يَحْزَنُوْنَ﴾(انہیں کسی چیز کا خوف نہیں اور نہ ہی غم ہوتا ہے)۔

یعنی خوف اُس وقت ہوتا ہے جب کوئی مصیبت آنے والی ہوتی ہے،تو مصیبت کے آنے سے پہلے خوف ہوتا ہے اور مصیبت جب آتی ہے پھر غم ہوتا ہے اور جب مصیبت چلی جاتی ہے اس کے اثر سے حزن ہوتا ہے، تین مختلف چیزیں ہیں یاد رکھیں عربی زبان میں۔

ہم تو کہتے ہیں ہمارے نزدیک صرف ایک ہی لفظ ہے "پریشانی" اردو میں؛ عربی میں تین مختلف لفظ ہیں پریشانی کے معنی میں: خوف، غم، حزن، کرب(چار)۔

خوف کب ہوتا ہے؟مصیبت آنے والی ہے ابھی آئی نہیں ہے۔تو ڈر ہوتا ہے کہ نہیں؟ڈر ہوتا ہے۔

جب مصیبت آجاتی ہے سَر پر حال میں تو انسان غمگیں ہو جاتا ہے، غم ہے۔

اور جب مصیبت آکر ٹل جاتی ہے اس کا جو اثر باقی رہتا ہے حزن ہوتا ہے۔

اور جب ساری مل جائیں ایک وقت میں کرب ہوتا ہے۔

جب تینوں مل جائیں کہ مصیبت آنے والی بھی ہے، آ بھی چکی ہے وہ بھی میں برداشت کر رہا ہوں،ایک گزر بھی چکی ہے تو سب میں میں گھر چکا ہوں اسے کہتے ہیں کرب۔

دعاء المکروب: ﴿لَّآ اِلٰهَ اِلَّآ اَنْتَ سُبْحٰنَكَ ۖ اِنِّيْ كُنْتُ مِنَ الظّٰلِمِيْنَ ﴾(الانبیاء:87)۔

حزن: مصیبت گزر جانے کے بعد جو غم اور تکلیف اور مصیبت اور پریشانی ہوتی ہے اس کو حزن کہا جاتا ہے۔

تو اولیاءاللہ کی کیا صفت ہے اللہ تعالیٰ نے انہیں کیا عطا فرمایا ہے؟ کہ مصیبت آنے والی ہے کوئی پروا نہیں ہوتی اُن کو، کوئی ڈر نہیں ہوتا۔کیوں؟اُن کو پتہ ہے کہ اللہ تعالیٰ ان کے ساتھ ہے،اور جو مصیبت آئے گی تقدیر میں اگر لکھا ہے اسے کوئی ٹال نہیں سکتا، اور اگر نہیں لکھا تو مصیبت انہیں کوئی پہنچا نہیں سکتا۔

تو اُن کا دل کتنا کشادہ ہے اور ان کی زندگی کتنی سکون میں گزر رہی ہوگی آپ تصور کر سکتے ہیں؟!

﴿لَا خَوْفٌ عَلَيْهِمْ﴾: بھئی موت بھی آجائے تو مرنا تو ویسے ہی ہے کون سی بڑی بات ہوگئی؟!اولاد چلی گئی ہے کس نے دی تھی؟جس نے دی تھی لے لی اُس نے۔مال چلا گیا ہے کس نے دیا تھا؟پیدا ہوئے تھے کیا مال جیب میں لے کر آئے تھے اپنے؟مال ساتھ تھا؟نہیں تھا، جس نے دیا اُس نے لے لیا۔

ارے یہ پریشان ہوتا نہیں ہے اسے ہو کیا گیا ہے ؟! اس کے ساتھ اللہ تعالی ہے اس لیے پریشان نہیں ہوتا یہ اللہ تعالی کا دوست ہے نا اللہ تعالی کا ولی ہے پریشان کیوں ہو گا یہ ؟! پریشان تو وہ ہوتا ہے جس نے اپنے آپ کو دنیا کے حوالے کیا، وہ کبھی پریشان نہیں ہوتا یاد رکھیں جس نے اپنے آپ کو اللہ تعالی کے حوالے کیا۔

جس کی دنیا دوست ہے مخلوق دوست ہے وہ تو پریشان ہو گا! کیوں؟ کیونکہ جب دنیا جائے گی اس کا دوست جائے گا تو پریشان ہو گا نا، لیکن جو اللہ تعالی کا دوست ہے جو اللہ تعالی کا ولی ہے اللہ تعالی ہمیشہ رہنے والا ہے اور یہ تعلق ہمیشہ رہنے والا ہے مرنے کے بعد بھی یہ تعلق رہنے والا ہے، اللہ تعالی کے دوست جب تک جنت میں داخل نہیں ہوتے اللہ تعالی تب تک اُن کا ساتھ نہیں چھوڑتا جنت میں داخل کر کے ہی رہتا ہے اُن کو۔

اور پھر آخر میں جنت میں بھی جب ساری آسائشیں مل جائیں گی (جنت کے باغات، جنت کی حوریں، جنت کی انہار، جنت کے دریا، جنت کے خیمے، جنت کے محل، کھانا پینا سب مل جائے گا، لباس) اللہ تعالی فرمائیں گے: "ایک اور چیز باقی ہے"۔

اللہ تعالی اور کیا باقی ہے ہمارے چہرے سفید کر دیئے ہیں اور ہمیں سب کچھ مل گیا ہے ہمیں کس چیز کی ضرورت ہے؟!

اللہ تعالی فرماتے ہیں کہ باقی ایک چیز ہے "سب کو اللہ تعالی اکٹھا کرتا ہے اور پردے ہٹ جاتے ہیں اللہ تعالی کا دیدار ہوتا ہے"؛ یہ سب سے بڑی نعمت ہے جنتی کے لیے، اُس وقت جنتی بھی جنت کی نعمتیں ہیں مومن بھول جائے گا ایک ہی جھلک ایک ہی نظر میں! (میں اللہ تعالی سے دعا کرتا ہوں کہ جس طریقے سے اللہ تعالی نے ہمیں اس چھت کے نیچے جمع کیا ہے اللہ تعالی ہمیں جنت الفردوس میں جمع کرے اور اپنا دیدار بھی ہمیں نصیب فرمائے؛ آمین)۔

اور اگر آپ پریکٹیکل مثالیں دیکھنا چاہتے ہیں صحابہ کرام کی زندگی دیکھیں آپ:

1- سیدنا بلال کو کوڑے مارے جاتے "أحدٌ أحد"، تپتی ہوئی ریت پر گھسیٹا جاتا "أحدٌ أحد"۔

انسان مصیبت کے وقت میں کس کو یاد کرتا ہے پتہ ہے؟ اپنے سب سے قریبی دوست کو۔

اس لیے بعض اوقات مریض آتے ہیں نا کوئی اسٹچ لگانا ہے کوئی انجکشن لگانا ہے یا کوئی بڑا کام کرنا ہے جو تکلیف دہ ہوتا ہے تو پتہ ہے کسے یاد کرتے ہیں؟ ماں کو یاد کرتے ہیں (پتہ ہے ؟!)، کوئی باپ کو یاد کرتے ہیں؛ مصیبت کے وقت انسان اُسے یاد کرتا ہے جو اُس کے زیادہ قریب ہوتا ہے (جو سب سے زیادہ قریب ہو)۔

اللہ تعالی کے اولیاء جو ہیں وہ اللہ تعالی کا ذکر مصیبت میں کیوں کرتے ہیں؟ کیونکہ وہ اللہ تعالی کے سب سے زیادہ قریب ہوتے ہیں۔

"أحدٌ أحد" سیدنا بلال فرماتے تھے: آپ دیکھیں کہ کھال اُتر رہی ہے تپتی ہوئی ریت ہے اور زخموں پر نمکین مٹی لگ رہی ہے چیخنا چاہیے تھا عقل کیا کہتی ہے؟ چیخنا چاہیے تھا۔ ایمان کیا کہتا ہے؟ "أحدٌ أحد"۔ ایمان غالب ہوا کہ نہ؟ عقل پر ایمان غالب ہو گیا۔

سیدنا بلال سے پوچھا گیا کہ اے بلال! جب اچھے وقت تھے تمہیں جب عذاب دیتے تھے یعنی ہم دیکھ کر لرز جاتے تھے! بعض صحابہ کہتے ہیں کہ ہم سیدنا بلال کو دیکھتے تھے جس طریقے سے وہ عذاب کھاتے تھے ہم لرز جاتے تھے! تو بعد میں سوال کیا جب امن وامان کا وقت آیا اور (ماشاءاللہ) اللہ تعالیٰ نے فتوحات سے نوازا اور خزانے بھر گئے اور ایمان غالب آیا تو کسی نے سوال کیا کہ اے بلال جب تمہیں کافر تکلیف دیتے تھے تم برداشت کیسے کرتے تھے ہم تو دیکھ کر ہی پریشان ہو جاتے تھے؟!

فرمایا: "جتنی وہ تکلیف دیتے تھے اُتنا ہی مجھے ایمان کی لذت محسوس ہوتی تھی اور ایمان کی لذت بڑھتے بڑھتے اُس تکلیف پر غالب ہو جاتی اُس تکلیف کا اثر دور ہو جاتا اور باقی ایمان کی لذت رہ جاتی"۔

بھئی ایمان کی بھی لذت ہے؟! یہ تو اُن کو پتہ ہے جنہوں نے ایمان کی لذت کو چکھا ہے ہمیں کیا پتہ!

2-سیدنا خبیب رضی اللہ تعالیٰ عنہ کو سولی پر لٹکا دیا کوڑے مار مار کر تھک گئے: "ارجع عن دينك": چھوڑ دو اس دین کو)؛ تمہیں سوائے تکلیفوں کے کوڑوں کے ذلت کے کچھ نہیں ملنے والا چھوڑ دو اس دین کو، انہوں نے کہا: "میں نہیں چھوڑ سکتا"۔

تمہاری جان چلی جائے گی؛ کہتے ہیں: "کیا پرواہ ہے جان ویسے ہی جانی ہے (آج نہیں تو کل جانی ہے نا) میں دین سے خارج نہیں ہو سکتا"۔ جب تنگ آ گئے انہوں نے کہا کہ دیکھو دو راستے ہیں کہ یا تو تمہارے ٹکڑے ٹکڑے کرتے ہیں (چھری ہاتھ میں ہے، دیکھیں سولی پر لٹکے ہوئے ہیں نظارا ذرا دیکھیں تھوڑا سا کہ چھریاں لے کر آئے ہیں بالکل تیز دھار کر کے جیسے بکرے کی ہم کرتے ہیں ناویسے)، یا ابھی دین سے نکل جاؤ یا تمہاری ابھی کھال نکالتے ہیں۔ زندہ انسان کی کھال سوچا ہے کبھی آپ نے؟! ہم نے بکرے کو دیکھا ہے ذبح کرنے کے بعد جب کھال اتارتے ہیں تو کس طریقے سے رونگٹے کھڑے ہو جاتے ہیں ایک زندہ انسان کی کھال اتارنے کے لیے کافر جمع ہوئے ہیں! چھری ہاتھ میں ہے کہہ رہے ہیں "ارجع عن دينك": کہ ابھی دو راستے ہیں، یا تو ابھی کفر کا راستہ اختیار کرو دین سے نکل جاؤ یا تمہارے ٹکڑے ٹکڑے کر دیتے ہیں۔ شرعاً جو مجبور ہوتا ہے اُس کے لیے جائز ہے کہ نہیں؟ جائز ہے۔

سیدنا عمار رضی اللہ عنہ کو کافروں نے مجبور کیا انہوں نے کہہ دیا (نبی کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کو بُرا بھلا کہیں انہوں نے کہہ دیا) پھر روتے ہوئے آئے، نبی کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا: اپنے دل میں ایمان کیسا محسوس کرتے ہو؟ فرمایا کہ ایمان میرا (الحمدللہ) اچھا ہے میں نے صرف ڈر کی وجہ سے کہا تھا؛ تو آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے کیا فرمایا؟ "إِنَّ عَادُوا فَعُدْ" (اگر

دوبارہ کہیں تو تم بھی دوبارہ کہنا)۔ لیکن یہاں پر کوئی اور نظارا ہے کہ چھریاں قریب دین سے ہٹ جاؤ؛ کہتے ہیں کہ دین سے تو نہیں ہٹتا میں۔

آخری وقت ہے، انہوں نے کہا ایک آخری بات ہے (اب دیکھیں کفر عاجز آگیا!) صرف یوں کہہ دو کہ کاش میری جگہ محمد ہوتا، بس (صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم) تمہاری جان بخش دیتے ہیں۔

کوڑوں سے جسم بھرا ہوا خون ٹپک رہا ہے سَر اٹھا کر مسکراتے ہوئے کہتے ہیں: "تم لوگوں کا یہ گمان ہے میں یہ کہوں کہ کاش میری جگہ محمد ہوتا، میں تو یوں کہتا ہوں کہ محمد صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم جہاں پر بھی ہوں اُن کو ایک کانٹا بھی نہ چبھے چاہے میرے ٹکڑے ٹکڑے ہو جائیں"۔اُن ظالموں نے سیدنا خبیب کی کھال اُتارنا شروع کر دی اور ٹکڑے ٹکڑے کر دیئے!

اُس مجمع میں ایک شخص تھا ابھی مسلمان نہ تھا وہ کہتا ہے کہ میں نے جب یہ نظارا دیکھا تو میرے دل میں یہ بات بیٹھ گئی کہ جس راستے پر یہ شخص ہے وہ راستہ حق ہے، وہ کہتے ہیں کہ ہم دیکھ کر لرز رہے تھے کہ زندہ انسان کی کھال اتاری جارہی ہے اُس کے منہ سے کوئی شکایت ہی نہیں! (ہمیں کانٹا چبھتا ہے چیختے ہیں تھوڑی تکلیف آتی ہے یا کوئی پریشانی ہوتی ہے تو ہم روتے ہیں، زندہ انسان کی کھال اُتاری جارہی ہے اور نہ چیخ ہے نہ پکار ہے اور نہ ہی شکایت ہے!) اُس شخص نے کلمہ پڑھ لیا چھپتے ہوئے اور بعد میں جانتے ہیں یہ کون ہیں؟ عشرۃ مبشرۃ بالجنۃ میں سے ہیں یاد رکھیں یہ صحابی جو ہیں دَس میں سے ہیں کون سے ہیں؟ ایک ہیں سعد دوسرے کون ہیں سعد جیسے؟ سیدنا سعید بن زید بن عمرو بن نفیل رضی اللہ تعالیٰ عنہ؛ اس منظر کو دیکھ کر وہ اسلام قبول کرتے ہیں۔

بہر حال؛ اور صحابہ کرام سے بڑھ کر انبیاء علیہم الصلاۃ والسلام کو دیکھ لیں آپ کیونکہ نبوت کا درجہ سب سے بلند ہے یاد رکھیں اور انبیاء علیہم الصلاۃ والسلام نے جو قربانیاں دیں اُن کے بعد میں آنے والوں میں سے کسی نے قربانی نہیں دی یاد رکھیں۔

اور یہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی تعلیمات ہی تھیں، آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی شخصیت تھی جس کی وجہ سے اس صحابی نے ٹکڑے ٹکڑے ہونا قبول کیا لیکن یوں نہیں کہا" کہ کاش میری جگہ محمد ہوتا (صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم)"؛ اور ایوب علیہ الصلاۃ والسلام کا قصہ مشہور ہے۔آیت کے متعلق اتنا کافی ہے۔

حدیث کے متعلق: نبی کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم فرماتے ہیں: ''مَنْ عَادَى لِي وَلِيًّا'' (اللہ تعالیٰ فرماتے ہیں حدیث قدسی میں: کہ جس نے میرے ولی سے میرے دوست سے دشمنی اختیار کی ہے) ''فَقَدْ آذَنْتُهُ بِالْحَرْبِ'' (تو اُس کے خلاف اعلان جنگ ہے)۔

اور پھر یہ ولی کون ہوتا ہے اس کے اوصاف بیان کیے گئے ہیں اس حدیث میں تو آیئے دیکھتے ہیں کہ کون سے اوصاف ہیں اور اس حدیث میں کون سے اہم پیغام ہیں وہ بیان کرتے ہیں۔

اس سے پہلے کہ حدیث کے متن پر میں بات کروں سند کے متعلق ایک اہم بات ہے میں بیان کرنا چاہتا ہوں پھر متن کے متعلق آتے ہیں۔

یہ حدیث جو ہے صحیح بخاری کی روایت ہے جیسے میں نے بیان کیا ہے حدیث نمبر 6502، یہ حدیث جو ہے صحیح بخاری میں ہے لیکن علامہ البانی رحمۃاللہ علیہ نے ایک عرصے تک خاموشی اختیار کی اس حدیث کے متعلق اس کی صحت کے متعلق، تو بعض صوفیوں نے اٹیک کیا اور بعض مخالفین نے یہ کہا کہ علامہ البانی رحمۃاللہ علیہ جو ہیں وہ اپنے آپ کو امام بخاری سے بھی بڑھ کر سمجھتے ہیں کہ صحیح بخاری میں بھی وہ فرماتے ہیں ضعیف حدیث موجود ہے۔

تو علامہ البانی رحمۃاللہ علیہ نے شرح عقیدۃ الطحاویۃ کے مقدمے میں اس اشکال کو بھی دور کیا؛ تو میں یہاں پر شیخ البانی کا قول بیان کرتا ہوں اُن میں سے بعض اہم باتیں۔

صفحہ نمبر 37 میں فرماتے ہیں: ''من الواضح أن المتعصب الجائر يشير في هذه الفقرة إلى الطعن فيّ لتضعيفي إسناد هذا الحديث، وقد رواه البخاري'': شیخ صاحب فرماتے ہیں کہ یہ جو متعصب ہے جو ناانصافی کر رہا ہے اس نے جب یہ بات کی ہے (یعنی میرے متعلق علامہ البانی فرماتے ہیں کہ میں صحیح بخاری میں بھی یہ کہتا ہوں کہ ضعیف حدیث موجود ہے وہ اس حدیث کے متعلق بات کرتے ہیں جسے بخاری نے روایت کیا ہے) ''وجوابي عليه من وجهين'': اور میں دو وجوہات سے یہ جواب دیتا ہوں:

1-''الأول: إنني لست مبتدعا بهذا التضعيف'' (میں نے کوئی بدعت نہیں کی یا میں سب سے پہلا شخص نہیں ہوں جس نے اس حدیث کے متعلق کوئی بات کی ہے) ''بل أنا متبع فيه لغيري'' (بلکہ میں نے دوسروں کی اتباع کی ہے) ''ممن سبقني من كبار أئمة الحديث'' (جو مجھ سے پہلے گزرے ہیں آئمہ حدیث کے بڑے علماء) ''وحفاظه'' (اور جو حافظ ہیں) ''مثل الذهبي'' (جیسا کہ امام الذہبی ہیں) ''في "الميزان"'' (اپنے میزان میں اس حدیث کا ذکر کیا ہے) ''وابن رجب الحنبلي في "شرح الأربعين النووية"'' (امام ابن رجب الحنبلی نے بھی شرح النووی پر جب بات کی اس حدیث کے متعلق تب بھی اس حدث کو ضعیف قرار دیا) ''والحافظ ابن حجر العسقلاني'' (اور امام حافظ ابن حجر العسقلانی نے فتح الباری میں کتاب الرقاق میں اس کا ذکر کیا ہے) ''وقد نقل هذا عن الذهبي أنه قال في ترجمة راويه خالد بن مخلد'' (خالد بن مخلد بھی راوی ہیں اس حدیث کے جس پر کلام کیا گیا ہے)۔

ان کے متعلق یاد رکھیں امام الذہبی فرماتے ہیں: "هذا حديث غريب جداً" (یہ حدیث غریبٌ جداً ہے) "لولا هيبة "الصحيح" لعدوه في منكرات خالد بن مخلد" (اگر صحیح بخاری کی ہیبت نہ ہوتی تو اس روایت کو خالد بن مخلد کی منکرات میں سمجھا جاتا) "فإن هذا المتن لم يرو إلا بهذا الإسناد" (کہ یہ متن جو ہے صرف اسی سند سے روایت کیا گیا) "ولا خرجه من عدا البخاري" (اور صرف بخاری نے روایت کیا اور اُن کے علاوہ کسی نے روایت بھی نہیں کیا) "ولا أظنه في مسند أحمد" (امام الذہبی فرماتے ہیں، اور میں گمان کرتا ہوں کہ مسند احمد میں بھی یہ روایت نہیں ہے)۔

"قال الحافظ" (اب حافظ ابن حجر رحمۃ اللہ علیہ امام الذہبی کی اس بات کو بیان کر کے پھر آگے خود فرماتے ہیں) "قلت: ليس هو في مسند أحمد جزماً" (مسند احمد میں یہ روایت ہے ہی نہیں جزم کے ساتھ یقین کے ساتھ نہیں ہے)۔

پھر امام الذہبی کو گمان ہوا امام حافظ ابن حجر العسقلانی نے اس ابہام کو دور کر دیا وہم کو دور کر دیا: "وإطلاق أنه لم يرو هذا المتن إلا بهذا الإسناد مردود" (لیکن یہ کہنا امام الذہبی کا کہ اس سند کے علاوہ کوئی دوسری سند نہیں ہے یہ بات درست نہیں ہے) "ومع ذلك فشريك شيخ شيخ خالد - فيه مقال أيضاً" (اور جو شَریک ہے (دوسرا جو راوی ہے شُریک بھی کہتے ہیں) جو خالد بن مخلد کے شیخ کا شیخ ہے (استاد کا استاد ہے) اُن پر بھی کلام کیا گیا ہے) "وهو راوي حديث المعراج الذي زاد فيه ونقص" (اور یہی شُریک ہے جو حدیثِ معراج کا راوی ہے جس نے زیادہ اور کمی کر دی تھی اس حدیث میں) "وقدم وأخر" (اور آگے پیچھے کیا بعض الفاظ کو) "وتفرد فيه بأشياء لم يتابع عليها .." (اور بعض ایسی چیز کو فرد کیا (ایسے الفاظ بیان کیے) جن کی کسی نے متابعت نہیں کی) "ولكن للحديث طرقا أخرى ، يدل مجموعها على أن له أصلاً" (لیکن اس حدیث کے دوسرے طرق ہیں، یہ اُن کے مجموعے سے پتہ چلتا ہے کہ ان کی کوئی اصل ہے)۔

"ثم خرج الحافظ هذه الطرق التي أشار إليها" (پھر حافظ نے ان طرق کو جمع کیا جن کا اشارہ کیا گیا ہے) "وبعضها حسن عنده" (اور بعض حسن ہیں) "وابن رجب يقول فيها" (ابن رجب ان طرق کے متعلق فرماتے ہیں) "لا تخلو من مقال" (کہ سب کے متعلق کوئی نہ کوئی مقال بیان کیا)۔

اب شیخ البانی فرماتے ہیں: "ولذلك كنت توقفت عن إعطاء حكم صريح لهذا الحديث بالصحة" (اس لیے میں نے توقف اختیار کیا خاموشی اختیار کی کہ میں اس حدیث کے متعلق یوں کہوں کہ یہ صحیح حدیث ہے صراحتاً) "حتى يتيسر لي النظر في طرقه" (جب تک کہ مجھے سارے کے سارے طرق اور ساری کی ساری جو سندیں ہیں وہ مجھے مل نہ جائیں اس روایت کے متعلق تب تک میں نے خاموشی اختیار کی)۔

شیخ صاحب فرماتے ہیں: "ثم يسر لي ذلك"(پھر اللہ تعالیٰ نے میرے لیے آسانی فرمائی اور اُن طرق کو میں نے دیکھا)"منذ بضع سنين"(چند سال پہلے (یعنی وفات سے چند سال پہلے))"فتبين لي أنه صحيح بمجموعها"(پھر میرے لیے واضح ہوا کہ یہ حدیث جو ہے صحیح ہے ان سارے طرق کو ملا کر)"وأودعت تحقيق الكلام فيها، وبيان ما لها وما عليها في "سلسلة الأحاديث الصحيحة""(اور اس حدیث کی تفصیل میں نے بیان کی ہے سلسلۃ الأحادیث الصحیحۃ میں حدیث نمبر 1140 میں)"وبناء على ذلك جزمت بصحته"(اور اس بناء پر میں نے جزم کے ساتھ اس حدیث کو صحیح بیان کیا)"في هذه الطبعة كما تراه في الصفحة "٤٩٨""(اور اسی کتاب میں بھی شیخ صاحب نے اس حدیث کو بھی صحیح فرمایا ہے اس کی تخریج میں)۔

پھر آگے شیخ صاحب مکمل تفصیل بیان کرتے ہیں اور ردّ کرتے ہیں زاہد الکوثری کا یہ جو صوفی متعصب ایک عالم گزرا ہے جس نے علامہ البانی پر تہمت لگائی، بہت ساری تہمتیں لگائیں اُن میں سے ایک یہ بھی میں نے آپ کے سامنے بیان کی ہے۔

اور یہ غلط فہمی عام طور پر موجود ہے بعض لوگوں میں کہ جب ہم کہتے ہیں علامہ البانی نے صحیح فرمایا یا ضعیف فرمایا" کہتے ہیں کیا تمہیں صرف البانی مل گیا ہے کیا تم سمجھتے ہو کہ البانی بخاری سے بہتر ہے یا البانی امام ابو حنیفہ سے بہتر یا البانی فلاں سے بہتر ہے؟! میرے بھائی! یہ بات نہیں ہے، اب ایک غلط فہمی کتنی بڑی غلط فہمی تھی شیخ صاحب نے خود دور فرمائی ہے، خاموشی اختیار کی تھی ضعیف نہیں کہا تھا اور یہ بیان کیا کہ اگر ضعف تم سمجھتے ہو تو میں نے اکیلے کہاں ضعف بیان کیا ہے؟! بعض علماء نے تو ضعف بیان کیا ہے کہ یہ روایت ضعیف ہے فلاں فلاں شخص کی وجہ سے میں نے خاموشی اختیار کی تاکہ ان سارے طرق کو جمع کر کے دیکھ لوں۔

اور یاد رکھیں یعنی آج سے پچاس سال پہلے یا سو سال پہلے ، پچاس سال پہلے لے لیں آپ کہاں یہ کمپیوٹر تھا کہاں یہ آسانی تھی ؟! علامہ البانی فرماتے ہیں کہ ایک مرتبہ ایک روایت ابوہریرہ کی مجھے چاہیے تھی میں نے مسند سے ایک روایت کے بدلے تین سو حدیثیں پڑھ لیں ایک وقت میں (ایک روایت کو دیکھنے کے لیے تین سو حدیثیں پڑھیں!) پھر مجھے ایک روایت ملی۔

وہ فرماتے ہیں کہ آج یہ باتیں تم لوگوں کے لیے آسان ہیں تخریج ہو چکی ہے نمبر نگ (Numbering) لگ چکی ہے جو حدیث چاہتے ہیں نمبر کھولتے ہیں آپ دیکھ لیتے ہیں، نیٹ کے ذریعے آپ حدیث انٹر (Enter) کریں حدیث آجاتی ہے آپ کو اور کیا چاہیے ؟! لیکن اس زمانے میں ذرا مشکل تھی تو شیخ صاحب نے خاموشی اختیار کی جب تک کہ طرق جمع نہیں ہوئے، جب طرق جمع ہو گئے پھر شیخ صاحب نے اُن سب کو جمع کر کے یہ فیصلہ کیا یہ حدیث صحیح ہے یا نہیں ؟ صحیح حدیث ہے، تو حدیث صحت کے اعتبار سے صحیح ہے۔

حدیث میں جو اہم پیغام ہیں:

1-حدیث قدسی کا ثبوت کہ حدیث قدسی بھی ہوتی ہے۔

2-اللہ تعالیٰ کے ولی کا ثبوت کہ اللہ تعالیٰ کے دوست اور اولیاء بھی ہوتے ہیں۔

3-اللہ تعالیٰ اعلان جنگ بھی کرتا ہے، بلکہ جنگ بھی کرتا ہے اللہ تعالیٰ۔

4-سب سے زیادہ پسندیدہ عمل اللہ تعالیٰ کے ہاں فرائض ہیں (فرض کی ادائیگی)۔

5-فرائض کو ترک کرنے والا اللہ تعالیٰ کا ولی نہیں ہو سکتا۔

6-اللہ تعالیٰ کے ولی صرف مکلف ہی ہوتے ہیں کیوں؟ کیونکہ فرائض جو ہیں وہ کس پر فرض ہیں؟ مکلف پر فرض ہیں، اللہ تعالیٰ سوال مکلف سے کرے گا؛ یعنی بچے اور مجذوب اور پاگل ولی نہیں ہوتے اس مفہوم سے۔

7-اللہ تعالیٰ کی صفت محبت کا ثبوت کہ اللہ تعالیٰ محبت بھی کرتے ہیں۔

8-نوافل کی اہمیت۔

9-ولی کی بعض اہم صفات کا بیان:

(ا) ولی اللہ تعالیٰ کا بندہ ہوتا ہے اللہ تعالیٰ کی بندگی کرنے والا ہوتا ہے: ''وَمَا تَقَرَّبَ إِلَيَّ عَبْدِي'': میرا بندہ میرا غلام، میری بندگی کرنے والا، اور جو عبد ہوتا ہے اسے مشکل کشا نہیں بنایا جاتا اسے معبود نہیں بنایا جاتا اسے پکارا نہیں جاتا، اُس کے لیے قربانی اور نذر و نیاز نہیں کی جاتی۔

اور یاد رکھیں: ''أَشْهَدُ أَنْ لَا إِلَهَ إِلَّا اللهُ وَأَشْهَدُ أَنَّ مُحَمَّدًا عَبْدُهُ وَرَسُولُهُ'': ''عَبْدُهُ وَرَسُولُهُ'' کی حکمت کیا ہے؟

نمبر1: کلمۂ شہادت میں ''عَبْدُهُ وَرَسُولُهُ'' کا لفظ رحمت للعالمین ہیں سید المرسلین ہیں، نبی کریم صلی اللہ علیہ وآلہ سلم کو "سراج منیر" بڑے پیارے پیارے الفاظ اللہ تعالیٰ نے بیان کیے ہیں لیکن جب کلمۂ شہادت کا وقت آیا تو کیا فرمایا؟ ''أَشْهَدُ أَنَّ مُحَمَّدًا عَبْدُهُ وَرَسُولُهُ''۔

آپ نماز میں تشہد پڑھتے ہیں کہ نہیں؟ کوئی شخص کہہ دے ''أشهد أن محمداً رحمة للعالمين'' نماز ہوگی اس کی؟ اس نے غلط تو نہیں کہا آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم رحمت للعالمین ہیں کہ نہیں:

﴿وَمَآ اَرْسَلْنٰكَ اِلَّا رَحْمَةً لِّلْعٰلَمِيْنَ ۝١٠٧﴾ (الانبیاء:107)؟ لیکن یہاں پر کیوں نماز نہیں ہوئی اُس کی؟ اس لیے کہ شریعت کے الفاظوں کی جو قید لگائی گئی ہے اس پر عمل کرنا فرض ہے۔

نمبر2: ''عَبْدُهُ وَرَسُولُهُ'' کی حکمت ہے کہ پیارے پیغمبر صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم اللہ تعالیٰ کے بندے ہیں بندگی کرنے والے ہیں سب سے بہترین بندے ہیں سب سے افضل بندے ہیں، اور بندگی کرنے والا لوگوں کو اللہ تعالیٰ بندگی کی طرف بلاتا ہے، خود محتاج اور کمزور ہوتا ہے مشکل میں ہوتا ہے اور جو خود کمزور محتاج ہو تو وہ کبھی مشکل کشا حاجت روا بن ہی نہیں سکتا۔

اور پیارے پیغمبر صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم اللہ تعالیٰ کی بندگی کرنے والے ہیں اور پوری دنیا کو اللہ تعالیٰ کی بندگی کی طرف بلانے والے ہیں: ''فانه عبدٌ لا يعبد'' جیسا کہ امام محمد بن عبدالوہاب رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں: ''أَشْهَدُ أَنَّ مُحَمَّدًا عَبْدُهُ وَرَسُولُهُ: فهو عَبدٌ فلا يُعبَدُ، وهو رَسولٌ فلا يُكذَّبُ'': (عبد کی عبادت نہیں کی جاتی اور رسول کی تکذیب نہیں کی جاتی)؛ ''عَبْدُهُ وَرَسُولُهُ'' کی یہ حکمت ہے۔

جب رسول ہے پیغمبر ہے پیغمبر پیغام لے کر آتا اور پیغام اللہ تعالیٰ کی طرف سے لے کر آئے ہیں، اللہ تعالیٰ بھی سچا، قرآن بھی سچا، پیارے پیغمبر صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم بھی سچے، تو پھر پیغمبر کو کبھی جھوٹا نہیں کہا جاتا: ''فهو عَبدٌ فلا يُعبَدُ، وهو رَسولٌ فلا يُكذَّبُ''۔

(۲) ولی کے اوصاف میں سے ولی فرائض اور نوافل کی پابندی کرتا ہے پابندی سے فرائض اور نوافل ادا کرتا ہے۔

(۳) ولی اللہ تعالیٰ سے سوال کرتا ہے اللہ تعالیٰ کو پکارتا ہے یہ ولی کی نشانی ہے۔

(۴) ولی اللہ تعالیٰ کا دوست جو ہوتا ہے وہ حرام سے دوری اختیار کرتا ہے محرمات کا ارتکاب کبھی نہیں کرتا ورنہ وہ ولی کیسا ہے؟! وہ محرمات کا ارتکاب بالکل نہیں کرتا۔

(۵) ولی کی نشانیوں میں سے ایک نشانی یہ بھی ہے کہ وہ لوگوں کو اللہ تعالیٰ کی طرف متوجہ کرتا ہے اپنی طرف نہیں (اللہ تعالیٰ کی طرف)۔

(۶) ولی اللہ تعالیٰ کا محبوب ہوتا ہے اللہ تعالیٰ اسے پسند کرتا ہے۔

(۷) ولی ہمیشہ اللہ تعالیٰ کی پناہ طلب کرتا ہے اور جو اللہ تعالیٰ کی پناہ طلب کرے وہ اپنے نفع و نقصان کا مالک نہیں ہو سکتا، اور جو اپنے نفع و نقصان کا مالک نہ ہو وہ کسی اور کے بھی نفع و نقصان کا مالک نہیں ہو سکتا، اور جو دوسروں کے یا اپنے نفع و نقصان کا مالک نہ ہو سکے وہ کبھی تصرف کا مالک ہو سکتا ہے؟ کن فیکون کا مالک ہو سکتا ہے؟ ہر گز نہیں ہو سکتا!

10- دسواں جو فائدہ ہے اس حدیث میں کہ جتنا ایمان اور تقویٰ بڑھتا جائے اتنا ہی اللہ تعالیٰ سے دوستی اور ولایت کا درجہ بلند ہوتا جاتا ہے۔

11-سب اولیاء برابر نہیں اور سب سے بڑے اولیاء صحابہ کرام ہیں کیونکہ جب ایمان اور تقویٰ کی بات ہوتی ہے تو اس میں تفاوت ہے دو لوگوں کا ایمان اور تقویٰ برابر نہیں ہوتا تو جس کا زیادہ ہے وہ اللہ تعالیٰ کے زیادہ قریب ہے اور زیادہ دوست ہے۔

جب ہم یہ کہتے ہیں کہ ہر مومن متقی اللہ تعالیٰ کا ولی ہے تو بعض کہتے ہیں کہ آپ لوگوں نے تو سب کو ہی اللہ کا ولی بنا دیا سب کو ہی درجہ دے دیا ہم سب اللہ کے ولی ہیں؟! صحیح ہے، لیکن جو خاص لوگ ہیں جو عالم ہیں جو امام ہیں ظاہر ہے وہ عام لوگوں کے برابر نہیں ہیں لیکن یوں کیوں کہتے ہو کہ یہ ولی ہے وہ ولی نہیں ہے یہ ترازو کہاں سے آیا ہے؟! یہ کس ترازو میں تول کر کہتے ہو یہ ولی ہے وہ ولی نہیں ہے جب یہاں پر ترازو اللہ تعالیٰ کے پیارے پیغمبر صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے واضح بیان فرمایا!

12-وحدت الوجود اور وحدت الحلول کا ردّ۔

بعض لوگوں نے یہ سمجھا ہے کہ جیسے اللہ تعالیٰ نے فرمایا ہے حدیث قدسی میں کہ میں اُس کی قوت سماعت بن جاتا ہوں، قوت بینائی بن جاتا ہوں، ہاتھ بن جاتا ہوں پاؤں بن جاتا ہوں تو اللہ ہی بن جاتا ہے اور خالق مخلوق میں کوئی فرق نہیں رہتا اللہ انسان میں حل ہو جاتا ہے! (سبحان اللہ)۔

یہاں پر اللہ تعالیٰ بیان کر رہے ہیں کہ جب کوئی مومن بندہ فرائض کی ادائیگی کرتا ہے اور فرائض کی ادائیگی کے بعد نوافل کا اہتمام کرتا ہے تو میں اُس کے اتنا قریب ہو جاتا ہوں کہ میں اُس کی حفاظت کرنا شروع کر دیتا ہوں اور اتنا زیادہ قریب ہوتا ہوں کہ میں اُس کی قوت سماعت یعنی اُس کان کو محفوظ کر دیتا ہوں حرام سننے سے، بینائی کی قوت یعنی اُس کی آنکھوں کو میں محفوظ کر دیتا ہوں کہ وہ حرام دیکھے، ہاتھ بن جاتا ہوں میں اُس کے ہاتھ کو محفوظ کر دیتا ہوں کہ وہ ظلم کرے، پاؤں بن جاتا ہوں میں اُس کے پاؤں کو محفوظ کر دیتا ہوں، روک دیتا ہوں کہ وہ گناہ کی طرف چلے؛ تو وحدت الوجود کا کوئی ذکر ہے؟!

یہ کہاں کی سوچ ہے یہ کہاں کی سمجھ ہے کہ اِن واضح الفاظوں کو اس طریقے سے تحریف کر کے موڑ توڑ کر بیان کیا جائے اور زبردستی ایک اپنا جو باطل عقیدہ ہے اُس کو سچ ثابت کرنے کے لیے احادیث کی تحریف کی جائے بلکہ قرآن مجید کی بعض اوقات آیات بھی تحریف کی جاتی ہیں!

13-آخر میں اللہ تعالیٰ اپنے اولیاء کی حفاظت کرتا ہے۔

یہ ولایت کا صحیح مفہوم ہے آیئے دیکھتے ہیں کہ ولایت کا غلط مفہوم کیا ہے؛ اگلے درس میں ان شاءاللہ ولایت کا غلط مفہوم کیا ہے اسی نکتے سے ہی بات کا آغاز کریں گے۔

اللہ تعالیٰ سے دعا ہے کہ ہمیں علم نافع اور عمل صالح کی توفیق عطا فرمائے، قرآن اور سنت پر سلف صالحین کے روشن منہج پر چلنے کی توفیق عطا فرمائے۔

﴿سُبْحٰنَ رَبِّكَ رَبِّ الْعِزَّةِ عَمَّا يَصِفُوْنَ ۝١٨٠ وَسَلٰمٌ عَلَى الْمُرْسَلِيْنَ ۝١٨١ وَالْحَمْدُ لِلّٰهِ رَبِّ الْعٰلَمِيْنَ ۝١٨٢﴾

وَصَلَّى اللّٰهُ وَسَلَّمَ وَبَارِكْ عَلٰى نَبِيِّنَا مُحَمَّدٍ وَّعَلٰى اٰلِهٖ وَصَحْبِهٖ اَجْمَعِين

سوال: حدیث کے تعلق سے کہ صرف مکلف ہی اللہ تعالیٰ کا ولی ہو سکتا ہے فرشتے اللہ تعالیٰ کے ولی نہیں ہو سکتے؟

جواب: یہ بات ہو رہی ہے فرائض کی ادائیگی کی اور یہ میں نے ردّ کیا ہے اُن صوفیوں کا جو کہتے ہیں کہ ولی مادر زاد ولی ہوتا ہے یا مجذوب بھی ولی ہے پاگل بھی ولی ہے۔

جو غیر مکلف ہے وہ اللہ کا ولی نہیں ہے، مکلفین کی بات ہو رہی ہے یعنی پاگل جو ہے اگر پاگل نہیں ہوتا تو مکلف ہوتا اور اگر مکلف ہوتا تو اللہ تعالیٰ کا ولی تب ہوتا جب اپنی اُس تخلیق پر عمل کرتا جو اللہ تعالیٰ نے اُس کے کندھوں پر ڈالی ہے فرشتے تو اس باب میں آتے نہیں ہیں۔

سُبْحَانَكَ اللَّهُمَّ وَبِحَمْدِكَ، أَشْهَدُ أَنْ لَا إِلٰهَ إِلَّا أَنْتَ أَسْتَغْفِرُكَ وَأَتُوبُ إِلَيْكَ

یہ رسالہ ڈاکٹر مرتضیٰ بن بخش (حفظہ اللہ) کے آڈیو درس [01: کرامت اولیاء] سے لیا گیا ہے۔ سبق لسانی اور تعبیر کی غلطی کو درست کر دیا گیا ہے۔ قارئین کرام سے گزارش ہے کہ اگر کوئی اور غلطی نظر آئے تو ضرور آگاہ کریں اور اس خیر کے کام میں شامل ہو جائیں۔

mp3 Audio